

اب دیوارِ چین تو کھل گئی، لوگوں نے چین جانا اور تعلقات قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم ادھر چند مہینوں سے ٹکیا گنگ میں حکومت پھر مسلمانوں پر فکنج کس رہی ہے۔ حال ہی میں چینی پولیس نے اس صوبے میں ۱۱ ایغوری مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے اور ان پر ازام یہ عائد کیا گیا کہ وہ علاحدگی پسند ”نیر ہابوت“ گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اور علاقے میں انتقالیوں کو منظم کرنے اور ٹکیا گنگ کی آزادی کی مہم چلانے کے منصوبے بنارہے تھے۔ یہاں صورت حال اتنی پُر سکون اور ”سب خیریت ہے“ کی نہیں ہے جیسا کہ چینی حکام دنیا کو بتاتے ہیں اور عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ روپرٹوں کے مطابق ہر ہفتہ ایک یاد و واقعات ہوتے ہیں جن میں گاؤں والے دیہاتی اور غریب لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر پولیس سے بھڑ جاتے ہیں۔ مظاہرے ہوتے ہیں جنہیں فروکرنے اور بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے آنسوگیں چھوڑنے، بے تحاشا ڈنڈے برسانے اور کریک ڈاؤن کرنے جیسے اقدامات کیے جاتے رہتے ہیں۔ عوامی سلامتی کے وزیر زوپونگ کا گنگ کے مطابق گذشتہ سال ۲۰۰۳ء میں ۷ ہزار عوامی احتجاجی مظاہرے اور جھڑپیں ہوئی تھیں، جب کہ ۲۰۰۴ء میں یہ ۵۸ ہزار تھے۔ ایک دہائی پہلے یہ ریکارڈ مخفض ۱۱ ہزار واقعات تک محدود تھا۔ ان مختصر اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ عام لوگ (جن میں مسلمان زیادہ ہیں) چین کی معاشی پالیسیوں جابرانہ اقدامات اور نظم و نتیج کی موجودہ صورت حال سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ رہا ہے کہ یہ تشویش ناک حالات بذریعہ کسی بڑے حادثے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کسی دن پون صدی سے دبے کچلے ایغوریوں میں اندر ہی اندر پکنے والا لاوا پھوٹ پڑے گا، لیکن چینی حکام یہاں کے حالات سے سختی سے بہت رہے ہیں اور اپنے ظالمانہ و جابرانہ اقدامات میں مزید تیزی لارہے ہیں۔ مسلم دنیا کو اوز بطور خاص ان ملکوں کو جن کے چین سے نہایت قرمی تعلقات ہیں اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے۔ کم از کم اپنے وفود تحقیقیں حال کے لیے تو بھیجا ہی چاہیں کہ اس علاقے کی صحیح صورت حال دنیا کے سامنے آسکے۔ (بلکر یہ سہ روزہ دعوت، دہلی، کیم ستمبر ۲۰۰۵ء)

رسائل وسائل

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

سوال: مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد سے راتوں کی نیندازگی ہے۔ کیا کروں، کہاں جاؤں؟ کیا اپنا سب کچھ صدقہ کر دوں؟ کیا اللہ اس طرح معاف کر دیں گے؟ سخت پریشانی میں ہوں۔ میرے لیے کیا راستہ ہے؟ میری رہنمائی فرمائیے۔

جواب: جب گناہ پر ندامت اور پیشانی ہو تو یہ ایمان اور زندگی کی علامت ہے۔ جب کوئی کائنات پر چھپے یا چوٹ آئے اور آدمی اسے محسوس کرے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ جسم شل اور بے حس نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تجھے نیک کام کر کے خوشی ہو اور گناہ کر کے تکلیف ہو تو، تو مومن ہے۔“ (ترمذی)

گناہ کی مثال ایک بیماری کی ہے۔ جب بیماری کا آغاز ہو اور آدمی کو تکلیف پہنچ تو وہ اس کا علاج کرتا ہے۔ اگر علاج کر کے بیماری کا ازالہ کر لیا جائے تو آدمی صحت مند ہو جاتا ہے، لیکن اگر غفلت میں بتلا ہو جائے اور علاج نہ کرے تو بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کینسر یا موت کی طرح مہلک بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھر لا علاج ہو کر بہاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شراب یا نشہ آور چیز کا استعمال کرے تو ایک دو مرتبہ ایسا کرنے کے بعد اسے چھوڑنا آسان ہوتا ہے لیکن اگر وہ نشے کا عادی ہو جائے تو پھر جان دے دیتا ہے لیکن نشہ نہیں چھوڑ پاتا۔ اگر شروع میں احساس گناہ ہو جائے تو یہی وقت ہے کہ اس سے بازا آ جائیں۔ جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اسے دور کرنے کے لیے استغفار کریں۔

آدمی سے جب گناہ ہو جائے تو اسے مایوس کا شکار نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ